Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

بروز منگل — ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی — قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

۲۳ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ، ۶ احسان ۱۳۵۱ ہش، ۶ جون ۱۹۷۲ء — نمبر ۱۲۶ — ۶۱/۲۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۵ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

آج حضور کو چکروں کی تکلیف میں تو خدا کے فضل سے فرق رہا مگر ضعف زیادہ محسوس فرماتے رہے۔

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۔ ۵ احسان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بدن میں اور بالخصوص ٹانگ میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔

بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ محترم میاں محمد عالم صاحب پنشنر واقف وقف عارضی کی اہلیہ صاحبہ (والدہ عزیز محمد اسلم جاوید) لنڈن میں سخت بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے احباب سے درخواستِ دعا ہے (ابوالعطاء)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

۸۰ فیصد ادائیگی کردی جائے

جن مخلصین جماعت نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں وعدے کئے ہوئے ہیں۔ وہ نوٹ کرلیں کہ ان کی طرف سے ۸۰ فیصدی ادائیگی ۳۰ نبوت ۱۳۵۱ھش (مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۷۲ء) سے پہلے ہو جانی ضروری ہے۔ اس کی ابھی سے فکر ہونی چاہیئے۔ یعنی اپنی قسط کی ادائیگی کو آخر پر ملتوی نہ کیا جائے۔ بلکہ فوری رقم ادا کرکے اپنے فرض سے سبکدوش ہونا چاہیئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی طرف سے سزا و جزاء کا سلسلہ اسی دنیا میں شروع ہو جاتا ہے

اس کی غرض تنبیہ ہوتی ہے تاکہ توبہ اور رجوع سے انسان اپنی حالت میں تبدیلی پیدا کرے

"جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نبیوں کی معرفت ہمیں بتایا ہے اور واقعات صحیحہ نے جس کی شہادت دی ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سزا و جزا کا قانون خدا تعالیٰ نے ایسا مقرر کیا ہے کہ اس کا سلسلہ اسی دنیا سے شروع ہو جاتا ہے اور جو شوخیاں اور شرارتیں انسان کرتا ہے۔ وہ بجائے خود انہیں محسوس کرتا ہے یا نہیں کرتا تاہم ان کی سزا اور پاداش جو یہاں ملتی ہے اس کی غرض تنبیہ ہوتی ہے تاکہ توبہ اور رجوع سے انسان اپنی حالت میں نمایاں تبدیلی پیدا کرے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ عبودیت کا جو رشتہ ہے اس کو قائم کرنے میں جو غفلت اس نے کی ہے اس پر اطلاع پا کر اسے مستحکم کرنا چاہیے۔ اس وقت یا تو انسان اس تنبیہ سے فائدہ اُٹھا کر اپنی کمزوری کا علاج اللہ تعالیٰ کی مدد سے چاہتا ہے اور یا اپنی شقاوت سے اس میں دلیر ہو جاتا ہے اور اپنی سرکشی اور شرارت میں ترقی کر کے جہنم کا وارث ٹھہر جاتا ہے۔ اس دنیا میں جو سزائیں بطور تنبیہ دی جاتی ہیں، ان کی مثال مکتب کی سی ہے۔ جیسے مکتب میں کچھ خفیف سی سزائیں بچوں کو ان کی غفلت اور سستی کی دی جاتی ہیں۔ اس سے یہ غرض نہیں ہوتی کہ علوم سے انہیں محروم رکھنا چاہتا ہے۔ بلکہ اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ انہیں انکے مقصد پر اطلاع دے کر آئندہ کے لئے زیادہ محتاط اور ہوشیار بنا دے۔ اسی طرح پر اللہ تعالیٰ جو شرارتوں اور شوخیوں پر کچھ سزا دیتا ہے تو اس کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ نادان انسان جو اپنی جان پر ظلم کر رہا ہے اپنی شرارتوں اور اس کے نتائج پر مطلع ہو کر اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت سے ڈر جاوے اور اس کی طرف رجوع کرے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۲ و ۲۳)

ہفتۂ تربیت مجلس انصار اللہ

جملہ مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر محترم کی منظوری سے ۲۴ جون بروز ہفتہ تا ۳۰ جون بروز جمعہ "ہفتۂ تربیت" مقرر کیا گیا ہے۔

ناظمین اضلاع و زعماء کرام سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس میں اس ہفتہ کو کامیاب طور پر منانے کا پورا اہتمام کریں۔ ہر مجلس میں روزانہ مختصر اجلاس ہوں جن میں مندرجہ ذیل عنوانوں پر باری باری موزوں مقررین سے تقاریر کروائی جائیں۔

انصار اللہ کے علاوہ دوسرے افرادِ جماعت کو بھی جلسوں میں شریک کیا جائے ہفتہ کے اختتام پر مجالس کارگزاری کی تفصیلی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

تقاریر کے عنوان

(۱) یتیم پروری (۲) صلہ رحمی (۳) اطاعتِ نظام
(۴) پابندی عہد (۵) نکاح بیوگان (۶) نظافت۔

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ / احسان ۱۳۵۱ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان کے دل میں داخل ہونے کی واضح علامت

مامور من اللہ پر محض ایمان لے آنا اپنے اندر کوئی اہمیت نہیں رکھتا جب تک کہ ایمان دل میں داخل نہ ہو اسی لئے اللہ تعالےٰ نے اُن اعراب کا ذکر کرتے ہوئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت پر ایمان لے آئے تھے لیکن ابھی ایمان اُن کے دلوں میں داخل نہیں ہوا تھا فرمایا ہے:۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰکِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ ؕ (الحجرات آیت ۱۵)

اعراب کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں، تو ان سے کہہ دے کہ تم حقیقتہً ایمان نہیں لائے ہاں تم یہ کہو (تو تمہارا یہ کہنا درست ہوگا) کہ ہم نے ظاہری طور پر فرمانبرداری قبول کرلی ہے کیونکہ ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔

اس سے ظاہر ہے کہ محض زبان سے مامور من اللہ پر ایمان لانے کا اقرار کرنا کوئی چیز نہیں ہے اور محض اتنی سی بات سے کوئی شخص اِس بات کا حقدار نہیں بن جاتا کہ اس کا شمار مومنوں میں ہو۔ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں جس چیز کی قیمت ہے وہ یہ ہے کہ کسی کا ایمان لانا محض زبانی اقرار تک محدود نہ رہے بلکہ ایمان اس کے دِل میں داخل ہو جائے۔ ایمان کا دِل میں داخل ہونا اصل چیز ہے اور اسی کے نتیجہ میں ایمان لانے والا حقیقی مومنوں میں شمولیت کے شرف سے مشرف ہوتا ہے۔

ایمان کے دل میں داخل ہونے کی اس بنیادی اہمیت کے پیش نظر یہ معلوم ہونا از بس ضروری ہے کہ ایمان کے دل میں داخل ہونے سے کیا مُراد ہے؟ یہ کیونکر پتہ لگ سکتا ہے کہ ایمان فی الحقیقت دل میں بھی داخل ہوگیا ہے؟ سو اللہ تعالیٰ نے اگلی ہی آیت میں واضح فرما دیا ہے کہ ایمان کے دِل میں داخل ہونے سے مراد یہ نہیں ہے کہ سینہ شق ہو اور پھر اس میں ایمان داخل ہو بلکہ اِس سے مراد وہ آثار ہیں جو حقیقی طور پر ایمان لانے کے نتیجہ میں ضرور ظاہر ہوتے ہیں اور ان آثار کا ظاہر ہونا ہی اِس بات کی علامت ہوتا ہے کہ فی الحقیقت ایمان دل میں داخل ہوگیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اعراب کے اٰمَنَّا کہنے کے باوجود ان کے ایمان کی نفی کرنے کے بعد اگلی ہی آیت میں بتایا ہے کہ جن لوگوں کے دلوں میں ایمان داخل ہوجاتا ہے اور وہ حقیقی طور پر مومن کہلانے کے مستحق بن جاتے ہیں تو اُس ایمان کے وہ کونسے آثار ہیں جو منصۂ شہود پر آئے بغیر نہیں رہتے۔ فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجٰھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؕ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○ (الحجرات آیت ۱۶)

مومن (یعنی وہ مومن جن کے دِلوں میں ایمان داخل ہوجاتا ہے) وہی ہوتے ہیں جو اللہ اور رسول پر ایمان لاتے ہیں (ایسا پکّا ایمان کہ) پھر شبہ میں مبتلا نہیں ہوتے اور پھر اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ذریعہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہیں۔ یہی لوگ سچے اور حقیقی مومن ہیں۔

اِس سے ظاہر ہے کہ وہ آثار جن سے اِس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ زبان سے ایمان لانے کا دعویٰ کرنے والوں کے دِلوں میں ایمان داخل ہوچکا ہے یہ ہیں:۔

اوّل:۔ ایک دفعہ ایمان لانے کے بعد کسی قسم کے شبہ میں مبتلا نہ ہونا۔
دوم:۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کرنا۔
سوم:۔ اگر ضرورت پڑے تو خدا تعالیٰ کی راہ میں جان تک سے دریغ نہ کرنا۔

یہ کیفیت پیدا نہیں ہوسکتی جب تک انسان ایمان لانے کے بعد دین کو دُنیا پر مقدم نہ کرلے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایمان کو دِلوں میں داخل کرنے کی غرض سے ہی مبعوث ہوئے تھے۔ اِس لئے آپ نے ہر بیعت کنندہ سے یہ عہد لیا کہ وہ بہرطور و بہرحال دین کو دُنیا پر مقدم رکھے گا۔ اِس سے مُراد یہی تھی کہ وہ اپنے عمل سے اِس بات کا ثبوت دیتا چلا جائے گا کہ فی الحقیقت ایمان اس کے دِل میں داخل ہوچکا ہے۔ اِسی لئے آپ نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یقیناً یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وُہی مومن اور بیعت میں داخل ہوتا ہے جو دین کو دُنیا پر مقدم کرلے جیساکہ وہ بیعت کرتے وقت کہتا ہے۔ اگر دُنیا کی اغراض کو مقدم کرتا ہے تو وہ اس اقرار کو توڑتا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ مجرم ٹھہرتا ہے۔ . . . یقیناً یاد رکھو کہ جب تک انسان کی عملی حالت درست نہ ہو زبان کچھ چیز نہیں، یہ نری لاف گزاف ہے۔ زبان تک جو ایمان رہتا ہے اور دِل میں داخل ہوکر اپنا اثر عملی حالت پر نہیں ڈالتا وُہ منافق کا ایمان ہے۔ سچا ایمان وہی ہے جو دِل میں داخل ہو اور اُسکے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کردے۔ سچا ایمان ابوبکرؓ اور دُوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تھا کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال تو مال جان تک کو دے دیا اور اس کی پرواہ بھی نہ کی۔ جان سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں ہوتی مگر صحابہؓ نے اسے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کردیا۔ انہوں نے کبھی اِس بات کی پرواہ بھی نہیں کی کہ بیوی بیوہ ہوجائے گی یا بچے یتیم رہ جائیں گے بلکہ وہ ہمیشہ اِسی آرزو میں رہتے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ہماری زندگیاں قربان ہوں۔"
(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۹۶)

پس ایمان دل میں داخل ہونے کی واضح علامت یہ ہے کہ ایمان اپنے اثر سے انسان کے اعمال کو رنگین کردے یعنی ایمان کے زیرِ اثر وہ اِس درجہ سابِقٌ بالخیرات بن جائے کہ اُس کے لئے خدا تعالیٰ کی راہ میں بڑی سے بڑی قربانی بھی پیش کرنا آسان ہوجائے۔ دین کی خاطر مال کی ضرورت ہو تو وہ بے دریغ اپنا مال خدا کی راہ میں پیش کردے اور اگر جان کی ضرورت ہو تو جان پیش کرنے میں بھی اسے ذرا تامل نہ ہو بلکہ فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ کا نعرہ لگاتے ہوئے ہنسی خوشی اپنی جان قربان کردے۔ جو بھی ایسا کرتا ہے یا ایسا کر دکھلانے کے لئے ہردم تیار رہتا ہے وہ گویا اِس امر کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے کہ ایمان اُس کے دِل میں داخل ہوچکا ہے۔ ایمان دل میں داخل ہونے کا ہی دوسرا نام دین کو دُنیا پر مقدم رکھنا ہے کیونکہ دین کو دُنیا پر وُہی مقدم رکھنے میں کامیاب ہوتے ہیں جن کے دلوں میں ایمان داخل ہوجاتا ہے۔ جو دین کو دُنیا پر مقدم نہیں رکھتے یا نہیں رکھ سکتے ان کے دل ایمان سے خالی ہوتے ہیں۔ ان کا ایمان زبانی اقرار تک ہی محدود ہوتا ہے جسکی خدا تعالیٰ کی نگاہ میں کوئی قیمت نہیں۔

امامِ وقت

"رسید مژدہ کہ ایامِ نَو بہار آمد"[1]

رسید مژدہ کہ ایامِ نَو بہار آمد — خزاں گزشت دریں گلستاں ہزار آمد
ہمہ صعوبتِ فرقت تمام خواہد شُد — زہے نصیب کہ بر بام آں نگار آمد
خُدا ز نُورِ ہدایت جہاں منوّر کرد — برفت ظلمتِ شب مہرِ تابدار آمد
ظُہورِ مہدیِ آخر زماں بشُد ہر سُو — نشانِ شمس و قمر ہم بروئے کار آمد
زبہرِ عظمتِ دینِ قویم ظاہر شُد — امامِ وقت بتائیدِ کردگار آمد
شکستِ لشکرِ باطل ازاں مقدّر بود — غلامِ احمدِ موعود کامگار آمد
دریں زماں کہ بسے پُر فساد و پُر فتنہ — بہ بندگانِ خُدا از خُدا حصار آمد
فروغِ دینِ محمدؐ بسعیِ او باشد — کہ اُو بخدمتِ ایں کار ذمّہ دار آمد
ندیم! گوہرِ مقصود شُد مرا حاصل — ببیں کہ نُورِ خُداوند آشکار آمد

بصد خلوص کُنم شاد بال و جاں حاضر
حضورِ حضرتِ اقدسؑ کہ تاجدار آمد

[illegible] (ندیم)

---

[1] الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام "تذکرہ صفحہ ۵۲۳"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

16

جماعتہائے احمدیہ جزائر فجی کی سالانہ تبلیغی کانفرنس کی مختصر روداد

ناندی میں مسجد اقصیٰ اور مشنری کوارٹرز کا افتتاح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا پیغام مسجد اقصیٰ کی تعمیر کے سلسلہ میں مزید ایک ہزار ڈالر کی پیشکش۔ سال رواں میں لٹوکا اور لمباسہ کے شہروں میں مساجد تعمیر کرنے کا عہد

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل انچارج مشن جزائر فجی

سال گذشتہ کے جماعتی فیصلہ کے مطابق جماعت ہائے احمدیہ فجی کی سالانہ تبلیغی کانفرنس ناندی شہر میں دسمبر ۱۹۷۱ء کے آخر میں منعقد ہونی چاہیئے تھی لیکن بعض ملکی حالات اور رکاوٹوں کی وجہ سے اس کا انعقاد ایک ہفتہ بعد یعنی یکم اور دو جنوری ۱۹۷۲ء کو ہوا اور چونکہ ناندی کی مسجد اقصیٰ اور تبلیغی مرکز کی عمارتیں بھی تیار ہو چکی تھیں اس لئے اسی موقعہ پر ان کا افتتاح بھی کیا گیا۔

اس موقع پر ایک سرکلر اور دعوتی کارڈ بھی ناندی جماعت کی طرف سے شائع کئے گئے۔ جن کے ذریعہ جماعت کے دوستوں اور دیگر غیر احمدی اور غیر مسلم عوام اور سرکردہ لوگوں کو شمولیت کی دعوت دی گئی۔ ریڈیو فجی اور لوکل ڈیلی انگریزی اخبار میں بھی دو مرتبہ اعلانات کروائے گئے جس سے تمام ملک میں کانفرنس کے انعقاد اور مسجد کے افتتاح کا اعلان ہو گیا۔

سب سے پہلے مسجد اقصیٰ ناندی کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے حضور اسلام کی ترقی اور مسجد کی آبادی کے لئے خاص اجتماعی دعاؤں سے کیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف اس موقع پر بروقت تار پہنچ گیا۔ حضور نے فرمایا۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
میری طرف سے آپ سب کو
مسجد اقصیٰ ناندی کا افتتاح کرنا
بہت بہت مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ
اس مسجد کو اس علاقہ میں اسلام
کی ترقی اور اشاعت کا کامیاب
مرکز بنائے۔ خلافت سے وابستگی
اور نظام جماعت کی پابندی
اپنا شعار بناؤ۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام سنانے پر سب نے بلند آواز سے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہوئے پیغام بڑی خوشی سے سنا اور سب حاضرین میں ایک مسرت اور انبساط و اطمینان کی لہر دوڑ گئی اس کے بعد ناندی جماعت کے پریذیڈنٹ مکرم بھائی محمد جان خان صاحب مرحوم نے مسجد کی تعمیر کے کچھ حالات بیان کر کے ناندی جماعت کی طرف سے تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور سب کا شکریہ ادا کیا۔ افسوس بھائی بقضائے الٰہی دوسرے روز شب کو اچانک وفات پا گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے درجات بلند کرے اور جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

محترم بھائی محمد جان خان صاحب مرحوم کے بعد محترم مولانا غلام احمد صاحب فاضل بدوملہوی انچارج مغربی اضلاع نے آیت کریمہ انما یعمر مساجد اللہ من اٰمن باللہ ... وعمل صالحاً کی تفسیر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مومن مسجد میں ایسا مطمئن اور ایسے طور پر مسجد سے وابستہ رہتا ہے۔ جیسے کہ مچھلی پانی میں اور بتایا کہ مسجد میں باقاعدہ فریضہ نماز کی ادائیگی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کی ہستی پر یقین زیادہ مضبوط ہوتا اور اعمال صالحہ کی توفیق ملتی ہے۔

خدا تعالیٰ کا ایک نشان

خاکسار نے بطور مشنری انچارج اس تقریب میں شامل ہونے والے احمدی۔ غیر احمدی اور غیر مسلم سب بھائیوں کو خوش آمدید کہا اور بتایا کہ اس مسجد اور مشنری کوارٹرز کی تعمیر و تکمیل اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اسلام کی صداقت کا نشان ہے کیونکہ جب اس عمارت کی بنیاد محترم ڈاکٹر ظہور احمد شاہ صاحب سابق انچارج فجی احمدیہ مشن نے رکھی تھی تو جماعت کی مالی پوزیشن ہرگز ایسی مضبوط نہ تھی کہ ہزاروں ڈالر کی یہ عمارت اور اس کے اوپر اتنی وسیع اور شاندار مسجد تیار کر سکتی لیکن آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہماری نیک نیت، توکل اور اخلاص سے کی ہوئی قربانیوں کا پھل دے دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے غیب سے ایسے سامان پیدا فرمائے کہ ہم اس ذمہ داری کو نبھا کر خدا کے اس گھر کی شاندار طور پر تکمیل کر سکے اور آج ہمارے دل اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر خوشی اور شکریہ کے اور اس کی حمد و ثناء کے جذبات سے لبریز ہیں۔

خاکسار نے مزید عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے بدلہ اور شکریہ کا عملی طریق اب یہی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک یہ عہد کرے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے اس گھر کو آباد رکھنا ہے۔

اس کے بعد اجتماعی دعا کی گئی اور پھر قرآنی مسنون دعاؤں کی تلاوت کرتے ہوئے خاکسار نے مسجد کا افتتاح کیا۔ مسجد میں داخل ہوتے ہوئے سب نے اونچی آواز سے مسجد میں داخل ہونے کی مسنون دعا پڑھی اور پھر مسجد کے اندر داخل ہونے کے بعد تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں نے علیحدہ علیحدہ دو دو رکعت نماز تحیۃ المسجد کے طور پر ادا کی۔ پھر اذان دی گئی اور سب نے مل کر باجماعت ظہر کی نماز ادا کی۔ اس کے بعد سب احمدی غیر احمدی اور غیر مسلم تمام مہمانوں نے مل کر کھانا کھایا جس کا انتظام ناندی جماعت کی طرف سے نہایت منظم اور اچھے پیمانہ پر کیا گیا تھا جزاھم اللہ تعالیٰ۔

سالانہ کانفرنس کی کارروائی

اس کے بعد تقریباً اڑھائی بجے جماعت ہائے احمدیہ فجی کی سالانہ کانفرنس کی کارروائی کا آغاز کیا گیا۔ مولوی عبدالقدوس حسین صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی جس کے بعد بھائی محمد یاسین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "وہ پیشوا ہمارا" خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے عرض کیا کہ یہ جلسہ کوئی دنیوی اجتماع یا میلہ یا دنیوی اغراض اور یہاں آکر محض کھانے پینے کے لئے نہیں کیا گیا۔ بلکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس ارشادات کے مطابق ہم یہاں اپنی دینی تربیت و ٹریننگ اور دینی علم و تجربہ میں زیادتی کرنے کے لئے اور باہمی تعلقات اخوت اور آپس میں پیار و ہمدردی بڑھانے اور اسلام کی ترقی و اشاعت کے پروگرام اور سکیمیں بنا کر ان پر خلوص دل سے عمل پیرا ہونے کے لئے جمع ہوئے ہیں پس ہمارے مقاصد و ارادے جیسے بلند ہیں انہیں پورا کرنے کے لئے ہمیں ویسے ہی خاص قربانیوں اور اپنے اندر خاص روحانی تبدیلی پیدا کرنے اور خدا کی رضاء کی راہوں پر چلنے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ آیئے سب مل کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس محض دینی کانفرنس کو کامیاب کرے اور یہ ہمارے لئے اور سب اہل فجی کی ہدایت کے سامان پیدا کرنے کا موجب ہو۔ اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور پروگرام کے مطابق تقاریر شروع کی گئیں۔

امام الزمان کا ظہور

پہلی تقریر محترم مولانا غلام احمد صاحب فاضل بدوملہوی نے امام آخر الزمان کے ظہور پر فرمائی۔ آپ نے آخری زمانہ میں مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور اسلام کی تائید و اشاعت اور اس کے غلبہ اور مسلمانوں کو متحد و بیدار کرنے کے لئے احادیث شریفہ میں جو پیشگوئیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی ہوئی ہیں وہ بیان کر کے نہایت مدلل طور پر ثابت کیا کہ اس مسیح موعود اور امام الزمان کا ظہور ہو چکا ہے اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ہی وہ موعود آخر الزمان ہیں جن کو ماننا اور جن کی بیعت میں داخل ہونا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

تقریری مقابلے

محترم مولوی صاحب کی تقریر کے بعد تقریری مقابلے ہوئے۔ ہر مقرر کو پانچ منٹ میں وفات مسیح یا اجرائے نبوت یا صداقت مسیح موعود علیہ السلام کی صرف ایک قرآنی دلیل پیش کرنی تھی اس میں تقریباً تمام جماعتوں کے نوجوانوں اور دیگر احباب نے نہایت شوق اور دلچسپی سے حصہ لیا۔ اسی طرح تلاوت قرآن کریم۔ اذان اور مذہب سے متعلق عام معلومات کے مقابلے بھی ہوئے اور آخر میں اول دوم اور سوم آنے والے احباب کو انعامات پیش کئے گئے۔ اجلاس کوئی چھ بجے شام ختم ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئی زمین اور نیا آسمان

دوسرا اجلاس شام کے کھانے اور نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد ۸½ بجے شب شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم ماسٹر محمد حسین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ لٹوکا نے "نئی زمین اور نیا آسمان" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے قرآن کریم سے ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے مامورین دنیا میں ایسا روحانی انقلاب برپا کرنے آتے ہیں جس سے دنیا میں جو روحانی تبدیلی پیدا ہوتی ہے وہ ایسی بے نظیر حیرت انگیز اور روح پرور ہوتی ہے کہ گویا اس مامور کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ایک نیا آسمان اور نئی زمین کی تخلیق کر دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد بھی یہی ہے۔ چنانچہ آپ کی تعلیم اور آپ کے پیدا کردہ فعال اور مخلص جماعت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اسلام کی تائید و اشاعت کے لئے تدریجی طور پر ایک ایسا روحانی انقلاب پیدا فرما رہا ہے جو کہ درحقیقت نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کرنے کے مترادف ہے۔ اس کے بعد بعض بچوں نے مختلف دینی امور پر چھوٹی چھوٹی دلچسپ تقاریر کیں۔ آخر میں خاکسار نے نئی زمین اور نئے آسمان پیدا کرنے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور تحریرات پڑھ کر سنائیں جن میں حضور علیہ السلام نے جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا ہوا ہے۔ یہ اجلاس دعا پر تقریباً ۱۰½ بجے شب ختم ہوا۔

دوسرے روز صبح تہجد کے لئے ۴½ بجے شب دوستوں کو جگایا گیا جو باہر اپنے عزیزوں کے گھروں میں مقیم تھے وہ بھی آ گئے۔ نماز مولوی غلام احمد صاحب فاضل بدوملہوی نے پڑھائی۔ صبح کی نماز کے بعد مکرم مولانا غلام احمد صاحب نے ذکر حبیب پر پونا گھنٹہ لیکچر دیا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس زندگی کے حالات و واقعات اور حضور کا نمونہ پیش کر کے جماعت کے احباب کو حضور کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

اس کے بعد آخری اجلاس ۹½ بجے ناشتہ وغیرہ کے بعد شروع ہوا۔ محترم حاجی محمد حنیف صاحب امام لٹوکا جماعت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "یحیی الدین ویقیم الشریعۃ" کے عنوان کے ماتحت قرآنی احکامات بیان کئے اور خاص طور پر شریعت اسلامیہ کے ممنوعات کو شرح و بسط سے بیان کر کے احباب کو جملہ احکام شریعت پر کاربند رہنے اور تمام مسلمانوں کے لئے مکمل شرعی نمونہ کی زندگی بسر کرنے کی تلقین کی تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی یہ غرض اتم و اکمل طور پر پوری ہوتی نظر آئے۔

حاجی محمد حنیف صاحب کے بعد محترم مولانا غلام احمد صاحب فاضل نے اسلامی پردہ کی اہمیت و ضرورت اور سود کی حرمت وغیرہ مسائل از روئے قرآن کریم بیان فرمائے

مجلس شوریٰ اور ایک ہزار ڈالر کی قربانی

اس کے بعد جماعتہائے احمدیہ فجی کے عہدہ داران کا خاص مشاورتی اجلاس خاکسار کی زیر صدارت ہوا۔ جنرل سیکرٹری بھائی محبوب یوسف خاں صاحب نے سال گذشتہ کی کارروائی پڑھ کر سنائی اور تمام جماعتی کاموں کی تفصیل پیش کی۔ ان کے بعد مکرم کمال الدین صاحب سیکرٹری مال نے سال بھر کی مالی رپورٹ پیش کی۔ پھر جماعت ناندی کے عہدہ داران نے بتایا کہ مسجد اقصیٰ کے اخراجات کے ضمن میں ابھی ایک ہزار ڈالر کے بل قابل ادا ہیں مسجد فنڈ ختم ہے۔ خاکسار نے تمام حاضرین کو جس میں جماعت کے عام احباب بھی شامل کر لئے گئے۔ اس قرض کی فوری ادائیگی کے لئے چندہ کی اپیل کی۔ چنانچہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسی وقت نقدی اور وعدوں کی صورت میں کم و بیش ایک ہزار ڈالر جمع ہو گیا فالحمد للہ علی ذالک

لٹوکا شہر میں نئی مسجد

اس کے بعد لٹوکا احمدیہ سکول میں طلباء کی کثرت کے پیش نظر مزید دو منزلہ عمارت بنانے کا معاملہ پیش ہوا اور لٹوکا اور ناندی کے سب احباب نے یہ ذمہ داری قبول کی اور مالی اور وقت کی قربانی کر کے مجوزہ عمارت کی جلد از جلد تکمیل کا وعدہ کیا دوسری جماعتوں نے بھی اس میں لٹوکا جماعت کی مدد کا وعدہ کیا۔ گذشتہ سال سب نے یہ عہد کیا تھا کہ انشاء اللہ ہر سال فجی میں کم از کم ایک مسجد بنائی جایا کرے گی اور جہاں مسجد بنے وہاں سالانہ جلسہ بھی کیا جائے۔ چنانچہ اسی بناء پر ناندی میں سالانہ جلسہ کیا گیا۔ اس سال کے لئے خاکسار نے یہ تجویز پیش کی۔ سال کے آخر میں سالانہ جلسہ لٹوکا شہر میں کیا جائے بشرطیکہ لٹوکا جماعت وعدہ کرے کہ وہ بھی ناندی کی طرح اس سال شاندار طور پر نئی مسجد بنا لیں گے

ظہر و عصر کی نماز کے بعد خاکسار نے کوئی آدھ گھنٹہ مختلف تربیتی امور اور چندوں کی باقاعدہ ادائیگی تبلیغ اور نمازوں کی پابندی وغیرہ کی طرف احباب کو خاص توجہ دلائی اور آخر میں اسلام کی ترقی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور محترم وکیل التبشیر صاحب اور دیگر بزرگان کی صحت و عافیت اور تمام مبلغین اور دیگر تمام مسلمان نو مسلموں کی مشکلات کیلئے دعاؤں کی تحریک کی۔ اور دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

محترم عبدالرحمٰن خاں صاحب بنگالی مرحوم مبلغ امریکہ کے

مختصر حالاتِ زندگی

شیخ خورشید احمد

محترم جناب عبدالرحمٰن خاں صاحب بنگالی بی اے ایل ایل بی۔ بی ٹی انچارج احمدیہ مسلم مشن امریکہ (جو ۱۶ مئی کی صبح کو دل کے عارضہ سے امریکہ میں اچانک وفات پا گئے) مشرقی پاکستان میں برہمن بڑیہ کے علاقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ ایک زمیندار پٹھان خاندان کے اکیلے فرد تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ۳۰-۱۹۳۱ء میں طالب علمی کی حالت میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق بخشی۔ آپ کے والد صاحب کا نام ریاضت خاں تھا۔

قبول احمدیت کے بعد آپ کو شدید تکالیف کا سامنا کرنا پڑا حتی کہ آپ کو گھر سے نکال دیا گیا۔

مگر کوئی تکلیف آپ کے پایۂ استقلال میں ذرہ بھر بھی جنبش پیدا نہ کر سکی انتہائی مشکل حالات میں بھی آپ نے اپنی تعلیم کو جاری رکھا۔ فرسٹ ڈویژن میں بی اے کرنے کے بعد آپ نے ایل ایل بی کا امتحان بھی پاس کر لیا دنیوی طور پر ترقی کرنے کا وسیع میدان آپ کے سامنے موجود تھا لیکن شروع سے ہی آپ کی طبیعت دین کی طرف راغب تھی۔ کچھ عرصہ وکالت بھی کی مگر اسے اپنی طبیعت کے خلاف پا کر چھوڑ دیا۔ سب جج کے عہدہ کیلئے بھی آپ کو پیشکش کی گئی۔ مگر آپ نے اس سے انکار کر دیا۔

۱۹۳۱ء میں پہلی مرتبہ قادیان کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ نے اپنی زندگی کو دین کی خدمت کے لئے وقف کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا اس لئے واپس وطن جا کر آپ نے اپنی خدمات سلسلہ کے سپرد کر دیں وہاں آپ کو بنگلہ زبان میں شائع ہونے والے جماعت احمدیہ کے واحد اخبار "احمدی" کا ایڈیٹر مقرر کیا گیا۔ چنانچہ آپ کامیابی کے ساتھ اسکی ادارت کے فرائض سرانجام دیتے رہے

۱۹۳۹ء میں [illegible] قادیانی جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بزرگ صحابی حضرت سردار کرم داد خاں صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ عنہ موجد قاعدہ یسرنا القرآن کی نواسی محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ سے آپ کا نکاح ہوا۔ اگلے سال [illegible] میں شادی ہوئی۔ آپ کی بیوی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں۔

محترم بنگالی صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے ۵ لڑکے اور دو لڑکیاں عطا فرمائیں سب سے بڑے بیٹے مکرم صلاح الدین خاں صاحب بی اے واقف زندگی سابق مبلغ ہالینڈ ہیں جو ان دنوں راولپنڈی میں بطور مربی سلسلہ متعین ہیں آپ کے دوسرے بیٹے کمال الدین صاحب ایم اے ہیں جو نصرت جہاں سکیم کے تحت غانا کے ایک احمدیہ سیکنڈری سکول میں بطور پرنسپل دینی خدمات میں مصروف ہیں۔ آپ کے تیسرے بیٹے جمال الدین صاحب ہالینڈ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ عزیز رفیع الدین صاحب اور عزیز سلیم الدین صاحب ربوہ کے تعلیم الاسلام کالج میں زیر تعلیم ہیں۔ آپ کی بیٹیوں کے نام سفیقۃ النساء صاحبہ بی اے اور امۃ الشکور صاحبہ بی اے ہیں۔ سفیقۃ النساء صاحبہ کا نکاح ہالینڈ کے ایک نو مسلم ڈچ نوجوان مکرم عبدالعزیز صاحب افرحافن سے ہو چکا ہے۔ احباب خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

محترم بنگالی صاحب مرحوم شادی کے بعد قادیان میں ہی مقیم ہو گئے۔ کچھ عرصہ جامعہ احمدیہ میں بھی بطور استاد متعین رہے۔ [illegible] تعلیم الاسلام ہائی سکول میں مدرس مقرر ہوئے سکول میں پڑھانے کے لئے چونکہ بی ٹی کی ڈگری بھی ضروری تھی اس لئے آپ علی گڑھ چلے گئے اور وہاں سے بی ٹی کا امتحان پاس کرنے کے بعد ۱۹۶۰ء تک آپ قادیان اور پھر ربوہ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول سے منسلک رہے۔ یہیں سے آپ [illegible] میں ریٹائر ہوئے۔

ریٹائر ہونے کے بعد آپ نے اپنی خدمات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وکالت تبشیر کے سپرد کر دی جس نے آپ کو امریکہ میں تبلیغ کے لئے منتخب کیا۔ چنانچہ ۶ر اپریل ۳۶ء کو آپ پہلی مرتبہ امریکہ تشریف لے گئے۔ آپ کچھ عرصہ واشنگٹن میں رہے اور پھر پٹس برگ میں متعین ہوئے۔ اس جگہ بڑی مستعدی اور محنت اور اخلاص کے ساتھ تبلیغی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ۲۰ر نومبر ۶۷ء کو آپ واپس ربوہ آئے۔ اور اس کے بعد ۱۷ر اکتوبر ۱۹۶۹ء کو دوسری بار آپ کو امریکہ بھیجا گیا۔ دونوں دفعہ احمدیہ مسلم مشن امریکہ کے انچارج ہونے کی حیثیت میں امریکہ تشریف لے گئے۔ چنانچہ اس حیثیت میں اپنے فرائض بڑی کامیابی کے ساتھ ادا کرتے رہے امریکہ میں دیگر تبلیغی تربیتی اور تنظیمی امور کی سرانجام دہی کے علاوہ آپ رسالہ مسلم سن رائز کی ادارت کے فرائض بھی بڑی کامیابی کے ساتھ ادا کرتے رہے۔ تبلیغ اسلام میں آپ کے انہماک اور آپ کی بے لوث مخلصانہ جدوجہد سے عیسائی معززین بھی بہت متاثر ہوتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۹۶۷ء میں جب آپ ٹولیڈو سٹی تشریف لے گئے تو وہاں کے میئر نے ایک خاص تقریب میں بطور اعزاز شہر کی چابی آپ کو پیش کی۔

آخری علالت

محترم بنگالی صاحب نے دفتر وصیت کے ریکارڈ کے مطابق ۶۷ سال کی عمر پائی۔ آپ کی صحت بالعموم بڑی اچھی رہی۔ یہی وجہ ہے کہ سکول سے ریٹائر ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے لمبے عرصہ تک آپ کو امریکہ میں تبلیغی خدمات کی توفیق عطا فرمائی۔

۲ر جنوری ۷۲ء کو اچانک آپ دل کے عارضہ سے بیمار ہو گئے۔ ہسپتال داخل کر دیا گیا اور علاج ہوتا رہا جس سے آپ کی طبیعت بتدریج بہتر ہو گئی۔ ۱۷ر فروری کو آپ نے اپنے ایک خط میں اطلاع دی کہ ۴۵ دن تک ہسپتال میں رہنے کے بعد اب میں واپس گھر آگیا ہوں۔ گزشتہ ماہ کے آخر میں آپ نے لکھا کہ ۴ر مئی کو ڈاکٹری معائنہ اور چیک اپ ہوگا اس کے بعد ہی فیصلہ ہوگا کہ میں واپسی کے لئے سفر اختیار کر سکتا ہوں یا نہیں۔ اس کے مطابق ۴ر مئی کو آپ کا چیک اپ ہوا۔ اور آپ نے حضور کی خدمت میں اطلاع دی کہ ڈاکٹروں نے میری صحت کو بہت اچھا قرار دیا ہے اور اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ اب میں عنقریب واپس آرہا ہوں۔ وکالت تبشیر نے آپ کو لکھا کہ آپ مکرم چوہدری شکر الٰہی حسین صاحب سے (جو آپ کی بیماری کے دوران آپ کے قائم مقام تھے) اپنے کام کا چارج لے لیں آپ نے بڑی مستعدی سے پھر تبلیغ و تربیت کا کام شروع کر دیا۔

۱۶ر مئی کی شب کو اچانک بذریعہ فون حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں یہ اطلاع ملی کہ آپ پر پھر اچانک دل کے عارضہ کا حملہ ہوا جس کی وجہ سے آپ جانبر نہ ہو سکے اور اس طرح وطن سے اور عزیز و اقارب سے اور اپنے محبوب آقا اور محبوب مرکز سے ہزاروں میل دور اعلائے کلمہ اسلام بلند کرتے ہوئے آپ نے جام شہادت نوش کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی ہدایت کے ماتحت آپ کا جنازہ بذریعہ ہوائی جہاز امریکہ سے ربوہ لانے کا اہتمام کیا گیا چنانچہ آپ کا تابوت ۱۹ر مئی کی شب کو ربوہ پہنچا جہاں پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہزاروں مومنین کی معیت میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی جس کے بعد مقبرہ بہشتی کے اس قطعہ میں جو مبلغین اسلام اور قربان سلسلہ کے لئے مخصوص ہے آپ کے تابوت کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات کو بہت بلند کرے اور آپ کے خاندان کا اور جملہ عزیزوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

پتہ مطلوب ہے

مکرم بشیر احمد صاحب نائک موصی نمبر ۱۴۴۴۱ فوجی ملازم نمبر ۶۸۵۲۷۵۳ نمبر ۳۔ امیونیشن پلاٹون، ولد مکرم بالوت صاحب (سابق رہائش جیلا دی دین ڈاک خانہ کہروڑپکا ضلع ملتان) کا موجودہ پتہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو درکار ہے۔ اگر موصی صاحب خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی شخص کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دے کر ممنون فرمادیں۔

۲۔ مکرم احمد بخش چنا صاحب وصیت نمبر ۱۶۶۵۸۔ مکان نمبر 57-A جان محمد ولیجز ہاؤسنگ کواپریٹو سوسائٹی کراچی نمبر ۱۸ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ موصی آج کل سندھ میں ہیں۔

جن صاحب کو موصی کے ایڈریس کا علم ہو یا موصی خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر کو جلد از جلد اطلاع دیں۔ شکریہ۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ایک ضروری مسئلہ کی وضاحت

بعض صاحب نصاب احباب جو زکوٰۃ کے شرعی مصرف سے واقف نہیں ہوتے وہ کچھ رقم بعض اداروں مثلاً سکولوں یا کالجوں وغیرہ کو ادا کر کے سمجھ لیتے ہیں کہ گویا ان کی طرف سے زکوٰۃ کی ادائیگی ہو گئی۔ حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے۔ زکوٰۃ خالصتاً یتامیٰ مساکین اور دوسرے حقیقی محتاجوں کا حق ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے توخذ من اغنیاءھم وترد الی فقراءھم (بخاری) یعنی زکوٰۃ امراء سے حاصل کر کے غرباء کو دی جائے۔ پس اگر کوئی صاحب نصاب کچھ رقم کسی تعلیمی ادارہ کو دیتا ہے تو اس سے وہ ادائیگی زکوٰۃ کی فرضیت سے سبکدوش نہیں ہو جاتا بلکہ زکوٰۃ کی ادائیگی جس قدر بھی اس پر واجب ہو اس پر بدستور قائم رہتی ہے

زکوٰۃ کی رقوم ہر سال امام وقت کے پاس آنی چاہئیں۔ تاکہ وہ اپنی نگرانی میں تقسیم کرائیں صدران جماعت و سیکرٹریان مال کی خدمت میں درخواست ہے کہ از راہ کرم جماعت کے صاحب نصاب احباب کو اس شرعی مسئلہ سے آگاہ فرمائیں۔ اور ان سے زکوٰۃ کی رقوم وصول کر کے جلد داخل خزانہ کروا کے عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

قرارداد تعزیت

اساتذہ اور طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں کے ایک ہنگامی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی ہے:-

"تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں کا یہ ہنگامی اجلاس مبلغ اسلام محترم جناب عبدالرحمٰن صاحب بنگالی بی اے ایل ایل بی۔ بی ٹی کی ناگہانی وفات پر دلی غم و اندوہ کا اظہار کرتا ہے اور ان کی وفات کو ایک عظیم جماعتی صدمہ تصور کرتا ہے اور ان کے پس ماندگان سے۔ اس جگر پاش صدمے میں شریک غم ہو کر صمیم قلب سے تعزیت و ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

محترم بنگالی صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک دیرینہ جاں نثار خادم تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی خوبیوں اور صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ اور اپنی ان خداداد خوبیوں اور صلاحیتوں سے انہوں نے نظام جماعت کے تحت جس میدان میں بھی خدمات سرانجام دیں۔ دوسروں کے دلوں کو موہ لیا

محترم بنگالی صاحب کی وفات کا یہ پہلو بہت حد تک ہمارے غم و اندوہ کو ابدی روحانی خوشیوں سے بدل دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو امریکہ میں تبلیغی جہاد کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے اپنے پاس بلا لیا۔ اور وہ پہلے خوش قسمت مبلغ اسلام ہیں جن کے جنازہ کو خلیفۂ وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر ربوہ لایا گیا جہاں بہشتی مقبرہ کے قطعہ مبلغین اسلام میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مکرم محترم بنگالی صاحب کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل بخشے اور ان کا ہر طرح اور ہر لحظہ حافظ و ناصر ہو۔ اللّٰہم آمین۔

(ہیڈ ماسٹر)

ولادت

میرے بیٹے میرزا محمود احمد شمس مکینیکل انجنیئر کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۲۴ ۴/۷۲ بروز دوشنبہ صبح فرزند عطا فرمایا ہے نومولود کا نام ناصر احمد محمود تجویز ہوا ہے۔ نومولود محترم بابو محمد شریف ریٹائرڈ ٹیلیفون سپروائزر کا نواسہ ہے۔ قارئین الفضل کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ نومولود کو صالح خادم دین بابرکت عمر والا اور والدین کے لئے قرۃ العین بنا دے۔ آمین۔

(ٹھیکیدار محمد حنیف احمد نگر)

ہوالشافی
دانت مت نکلوائیے
پائیوریا کمید ماسخورہ کے لئے
کیسٹیز کیور دانتوں کے گھن کے لئے
ٹوتھ کیور دانت درد کے لئے اکسیر
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبولیتِ دعا کا ایک نشان

میں نے دُعا کی زبردست طاقت کو خود تجربہ کر کے محسوس کیا ہے (ایک تعلیم یافتہ امریکن خاتون)

(مکرم کیپٹن عبدالسلام خان صاحب ۱۳۹-اے احمد پارک فیروزپور روڈ لاہور)

مسز ہیلین فارشیان امریکہ کے شہر بالٹی مور میں بلیو برڈ سکول کی مالکہ اور ایک معمّر و اعلیٰ تعلیم یافتہ خاتون ہیں اور مختلف مذاہب میں دلچسپی رکھتی ہیں۔ میرا تعارف ان کے ساتھ جماعت بالٹی مور کے مسٹر یحییٰ عبداللہ کے توسط سے ہوا۔ جب کہ میرا جہاز بالٹی مور میں زیرِ مرمت تھا۔ اور اپنے بچوں کو عارضی طور پر داخل کرانے کے لئے ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ نہایت ہی مہربان اور خلیق ثابت ہوئیں۔ بچوں کو بغیر کسی فیس کے داخل کر لیا۔ دوران گفتگو اسلام میں ان کی دلچسپی ظاہر ہوئی تو میں نے انہیں "ٹیچنگز آف اسلام" (اسلامی اصول کی فلاسفی از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام) پیش کی۔ جہاز کے یورپ چلے جانے کے بعد بھی بذریعہ خط و کتابت انہیں تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا گیا۔ وہ بھی علاوہ اسلام میں دلچسپی کے بچوں کے ساتھ مادرانہ شفقت سے پیش آتی رہیں۔ اور بذریعہ ڈاک بچوں کے لئے تحفے بھی بھیجتی رہیں۔ لیکا یک برمین میں اُن کی صاحبزادی کا تار یہ المناک خبر لایا کہ والدہ مرضِ کینسر میں گرفتار ہو گئی ہیں۔ پھیپھڑے میں گلٹی ہے اور اپریشن کر رہے ہیں۔ مگر امید زندگی موہوم ہے۔ یہ پڑھ کر دل سخت مغموم ہوا۔ اس قدر نافع الناس وجود کے لئے دل بے قرار ہو گیا۔ برمین سے بذریعہ ٹیلی فون محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے ہیگ میں رابطہ قائم کر کے ملاقات کے لئے وقت مانگا۔ محترم چوہدری صاحب نے حسب معمول کمال شفقت کے ساتھ نہ صرف ملاقات کا وقت دیا۔ بلکہ میرے اور بچوں کے ٹھہرنے کا بندوبست بھی کیا۔ حاضرِ خدمت ہوتے ہی میں نے چوہدری صاحب کی خدمت میں تمام واقعہ عرض کر کے درخواست دعا کی۔ اور چوہدری صاحب سے یہ بھی کہا کہ میں نے خاتونِ مذکور کو جماعت احمدیہ کا خاص امتیازی نشان قبولیتِ دعا بتلایا ہے۔ لہٰذا آپ خاص توجہ سے دُعا فرمائیں۔ آپ نے فوراً دعا کا مجاہدہ شروع کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اُدھر میں نے مسز ہیلین فارشیان کو بذریعہ خط اطلاع کی کہ آپ خدا پر بھروسہ رکھیں ہم سب آپ کے لئے دست بدعا ہیں۔

اپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے کامیاب ہوا۔ ان کی صاحبزادی نے تحریر فرمایا "میں اپریشن روم میں موجود تھی۔ اور دل کی حرکت کو دیکھ رہی تھی۔ دِل کئی دفعہ بند ہو کر پھر چل پڑتا تھا۔ خدا کا ہاتھ صاف کام کرتا نظر آتا تھا۔"

جونہی مسز فارشیان کو ہوش آئی۔ انہوں نے فوراً شکریہ کا خط مجھے اور محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو لکھا۔ اور یہ بھی لکھا کہ "میں نے دعا کی زبردست طاقت کا مظاہرہ خود تجربہ کر کے محسوس کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے"

جواباً محترم چوہدری صاحب نے دُعا کے فلسفہ پر ایک خط مسز فارشیان کو لکھا۔ وہ لکھتی ہیں کہ یہ خط پڑھ کر مجھ پر وجد طاری ہو گیا۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے تحریر فرمایا کہ:

"جب اللہ تعالیٰ کسی شخص پر فضل و رحمت کی بارش کرنا چاہتا ہے تو وہ دوسرے دلوں کو تحریک کرتا ہے کہ وہ اس شخص کے لئے دعا کریں۔ اور اسی طرح خدا تعالیٰ خود دلوں کا ایک حلقہ قائم کر دیتا ہے۔ آپ جیسی نفع الناس ہستی، جس نے کیپٹن عبدالسّلام کے بچوں سے کمال شفقت دکھائی۔ کے لئے بھی رحمت الٰہی جوش میں آ گئی۔ اور فضل و رحمت کا نزول شروع ہوا۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ کی وجہ سے میں بھی اس حلقہ رحمت میں آ گیا۔"

احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس معزز خاتون کے لئے دعا فرمائیں کہ وہ مکمل طور پر اسلام قبول کر لیں۔

درخواستِ دُعا

خاکسار کے پانچوں بچے "کالی کھانسی" کے مرض میں مبتلا ہیں۔ احباب میرے بچوں کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ ملک محمد اعظم انچارج تعلیم الاسلام پرائمری سکول ربوہ

محترم سید محمد لطیف صاحب ریٹائرڈ چیف انسپکٹر بیت المال عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مختار احمد ہاشمی)

انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع

۱۷-۱۸-۱۹ر نومبر کو منعقد ہوگا

مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کے ستر۱۷ہویں مرکزی سالانہ اجتماع کے لئے ۱۷-۱۸-۱۹ر نومبر بروز جمعہ۔ ہفتہ و اتوار کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ اراکین انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دی ایشو افریقن کمپنی لمیٹڈ۔ ربوہ

حصّہ داران کو اطلاع

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ کمپنی کا غیر معمولی اجلاس عام کمپنی ہذا کے رجسٹرڈ دفتر میں ۲۵ر جون ۷۲ء بوقت ۸ بجے صبح مندرجہ ذیل امر کے لئے منعقد ہوگا۔

کمپنی کے سات ڈائریکٹران کا مجموعی ووٹوں کی بنا پر مطابق دی کمپنیز (مینجنگ ایجنسی اینڈ الیکشن آف ڈائریکٹرز) آرڈر ۱۹۷۲ء انتخاب کرنا ہے۔

کمپنی کی منتقلی حصص کی کتب مذکورہ اجلاس کے لئے مورخہ ۱۹ر جون تا ۲۵ر جون ۷۲ء ہر دو ایام بند رہیں گی۔

ربوہ
مورخہ ۵ر جون ۷۲ء

حسب الحکم بورڈ
ظہور احمد چیئرمین

نوٹ: حصّہ داران سے درخواست ہے کہ ڈائریکٹران کے انتخاب کے سلسلہ میں ڈائریکٹر کے عہدہ کے لئے اپنے نام کی پیش کش یا کسی دوسرے حصہ دار کو امیدوار تجویز کرنے کی دستخط شدہ تحریری اطلاع کمپنی کے رجسٹرڈ دفتر میں مورخہ ۱۴ر جون ۷۲ء تک یا اس سے پیشتر موصول ہونی چاہیئے

ظہور احمد چیئرمین

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اسلام آباد ۴ر جون۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ پانچ روپے اور دس روپے کے نوٹوں کو ۵ر جون ۱۹۷۲ء سے کالعدم قرار دے دیا گیا ہے۔ یہ نوٹ سٹیٹ بنک کی تمام شاخوں نیشنل بنک کی تمام شاخوں اور سب خزانوں سے ۱۰ر جون ۱۹۷۲ء تک تبدیل کرائے جا سکتے ہیں وزارت خزانہ کے اعلان کے مطابق مرکزی حکومت نے سٹیٹ بنک آف پاکستان کے سنٹرل بورڈ آف ڈائریکٹرز کی سفارشات کو منظور کرتے ہوئے پانچ اور دس روپے کے کرنسی نوٹوں کو ۵ر جون ۱۹۷۲ء سے کالعدم کر دینے کا فیصلہ کیا ہے چنانچہ پانچ روپے اور دس روپے کے تمام سلسلوں کے تمام رنگوں کے نوٹوں کی قانونی حیثیت ختم ہو جائے گی۔ تاہم سٹیٹ بنک آف پاکستان کی تمام شاخیں نیشنل بنک آف پاکستان کی تمام شاخوں خزانوں اور سب خزانوں میں یہ نوٹ ۱۰ر جون تک بھنائے جا سکتے ہیں۔ اس تاریخ میں ۵ر اور دس جون کے دونوں دن شامل ہوں گے۔

پیکنگ ۳ر جون۔ چین کے وزیراعظم مسٹر چو این لائی نے بھارت کے ساتھ پاکستان کے تنازعات پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ چین اقوام متحدہ میں ان تنازعات کو باعزت طور پر حل کرانے کی کوشش کرے گا۔ ریڈیو پیکنگ نے یہ اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ چین پاکستان کو ہر ممکن امداد دینے کو تیار ہے۔ ریڈیو چین کے مطابق چینی وزیراعظم نے روس کی طرف سے بھارت کو اسلحہ دینے اور فوجی امداد پر بھی تشویش کا اظہار کیا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴